Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۳۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۲ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ۴ وفا ۱۳۵۱ ہش ۴ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۵۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق یکم وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۳ وفا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب سے مکمل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

میرے والد محترم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل کو ہفتہ عشرہ تک افاقہ رہا۔ لیکن اب وقفہ وقفہ سے کمر کے دائیں طرف درد کا شدید دورہ اٹھتا ہے۔

احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال ربوہ)

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں کئی ماہ سے آنکھ میں شدید تکلیف اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بینائی کو اپنے خاص فضل سے پوری طرح بحال کر دے اور تمام عوارض کو دور کر کے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

وقف عارضی کرنے والے احباب توجہ فرمائیں

وفد ۶۹۶۷ کے تلونڈی راہوالی نہ پہنچنے پر مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"بعض دوستوں کی یہ عادت ہے کہ وہ وقف عارضی کا فارم تو پُر کر دیتے ہیں لیکن ایفائے وعدہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم کرے"

فارم وقف عارضی پُر کرنے والے احباب کو حقیقی معذوری کے بغیر ضرور وقت پر پہنچنا چاہیئے۔ حقیقی معذوری کی صورت میں مرکز اور متعلقہ جماعت کو اطلاع دینی لازمی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیکیوں کو ایسے طور پر ادا کرنے کی کوشش کرو کہ ان میں ریا کی ملونی نہ ہو

یہ حالت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر خدا کے وجود اور اسکی صفات پر ایمان لاتا ہے

"مومنوں کو دو قسم کی زندگی بسر کرنے کا حکم ہے سِرًّا و علانیۃً بعض نیکیاں ایسی ہیں کہ وہ علانیہ کی جاویں اور اس سے یہ غرض ہے کہ تا اس کی وجہ سے دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی کریں۔ جماعت نماز علانیہ ہی ہے اور اس سے غرض یہی ہے کہ تا دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی پڑھیں۔ اور سرًّا اس لئے کہ یہ مخلصین کی نشانی ہے جیسے تہجد کی نماز ہے۔ یہاں تک بھی نیکی کرنے والے ہوتے ہیں کہ ایک ہاتھ سے خیرات کرے اور دوسرے کو علم نہ ہو۔ اس سے بڑھ کر اخلاص مند ملنا مشکل ہے۔ انسان میں یہ بھی ایک مرض ہے کہ وہ جو کچھ خرچ کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگ بھی اسے سمجھیں۔ مگر میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میری جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں کہ جو بہت کچھ خرچ کرتے ہیں مگر اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتے۔ بعض آدمیوں نے مجھے کئی مرتبہ پارسل بھیجا ہے اور جب اسے کھولا ہے تو اندر سے سونے کا ٹکڑا نکلا ہے یا کوئی انگشتری نکلی ہے اور بھیجنے والے کا کوئی پتہ ہی نہیں۔ کسی انسان کے اندر اس مرتبہ اور مقام کا پیدا ہونا چھوٹی سی بات نہیں اور نہ ہر شخص کو یہ مقام میسّر آتا ہے۔ یہ حالت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ اسے ایک صادق تعلق پیدا ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہلِ دنیا کی تعریف یا مذمت کا اُسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تنہائی اور تخلید کو عزیز رکھتا ہے۔

غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو۔ جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریا کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۸، ۳۸۹)

اس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۱۵ جولائی تا ۲۱ جولائی مقامی طور پر اور ۲۲ جولائی سے ۴ اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو گی۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

(مسعود احمد پبلشر و پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ر وفا ۱۳۵۱ ہش،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری ایک نہایت ہی اہم اور عظیم ذمہ داری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپؑ نے ہمارے قلوب کو دعا کی قبولیت پر زندہ ایمان سے مالا مال کر دکھایا ہے۔ آج جبکہ دنیا میں ہر طرف دہریت پھیلی ہوئی ہے اور بالعموم لوگ خدا تعالیٰ سے برگشتہ ہو کر الحاد کی زندگی کی دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ روئے زمین پر بجز جماعت احمدیہ اور اس کے مخلص و فدائی افراد کے اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جسے اس امر پر زندہ اور حقیقی ایمان حاصل ہو کہ ہمارا خدا قادر و توانا اور قدیر و مقتدر خدا ہے جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبول ہی نہیں کرتا بلکہ جب اس کا بندہ بکمال عاجزی اور اضطراب کے عالم میں اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی پکار کا جواب دیتا ہے اور اس کی دعا کو قبول کر کے ہر دکھ، ہر تکلیف، ہر مصیبت اور ہر بلا کو اس سے دور کر دیتا اور اس کی دلی مراد اسے عطاء کر دیتا ہے۔ دعا کی قبولیت پر یہ زندہ ایمان ایک دولتِ لازوال اور کبھی ختم نہ ہونے والے بیش بہا خزانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان تجدیدی کارناموں کے طفیل ہمیں اس دولتِ لازوال اور اس بیش بہا خزانہ سے مالا مال کر دیا ہے اور اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اپنی ظاہری بے بضاعتی کے باوجود آج دنیا میں ہم سے زیادہ مالدار اور دل کا تونگر اور کوئی نہیں ہے۔

اپنی اسی امارت اور تونگری کی وجہ سے ہم پر یہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی اس دولتِ لازوال اور بیش بہا خزانہ سے جو اللہ تعالیٰ کی دین اور اسی کی عطا ہے مخلوق خدا کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائیں۔ فائدہ ہم اسی صورت میں پہنچا سکتے ہیں کہ ہم تمام بنی نوع انسان کی ہدایت، ان کی فلاح و بہبود اور ان کے سروں پر منڈلانے والی ہلاکت سے ان کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کمال عاجزی و انکسار اور درد و الحاح سے دعائیں کریں تا خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر رجوع برحمت ہو اور ان کے ناپسندیدہ افعال ایک دوسرے کے خلاف ان کے مظالم اور ان کی زیادتیوں کو معاف کر کے انہیں نیک ہدایت دے اور وہ اس ہلاکت سے جس کی طرف وہ تیزی سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں محفوظ ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ اپنی وراء الوریٰ حکمتوں کو خود جانتا ہے وہ چاہے تو انہیں معاف کر دے اور چاہے تو ان کے کرتوتوں کی پاداش کے طور پر ان پر اپنی گرفت نازل کرے لیکن ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم ہمدردی نوع انسان کے جذبہ کے ماتحت جو اسلام کی پاک تعلیم کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں از سر نو عطا کیا گیا ہے اور دعا کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر زندہ اور حقیقی ایمان کے زیر اثر نوع انسان کی فلاح و نجاح کے لئے دعائیں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے کوئی بعید نہیں وہ اپنی مخلوق پر رحم کرے اور یہ دنیا ہولناک تباہی سے جو اس کے سر پر منڈلا رہی ہے بچ جائے۔ دعا کی اہمیت، اس کی برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات پر زندہ ایمان اور نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کا یہ تقاضا ہے کہ اپنی طاقت کی آخری حد تک ہم دعائیں کریں اور کرتے چلے جائیں۔ یہ ہماری ایک نہایت ہی اہم ذمہ داری ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف متعدد بار توجہ دلا چکے ہیں۔ حضور کئی بار دنیا کے انتہائی مخدوش حالات کا ذکر کرنے کے بعد یہ امر ہمارے ذہن نشین کرا چکے ہیں کہ آج دنیا کو ہماری دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۴ر فروری ۱۹۶۷ء میں فرمایا:-

"آج دنیا کو ضرورت ہے اُس رحمۃ العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جاں نثاروں کی جو دنیا کی بہتری کے لئے اپنی زندگیاں قربان کر رہے ہوں۔ ہمارا جو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں ویسے تو ہر کام ہی، ہر منصوبہ ہی، ہر کوشش ہی اور ہر جدوجہد ہی بنی نوع انسان کے فائدہ کیلئے ہے لیکن ان تمام کوششوں اور تمام تدابیر کے علاوہ اس وقت دنیا کو ہماری دعاؤں کی بڑی ضرورت ہے......

میں آج اپنے بھائیوں اور جماعت کو جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی بھلائی اور خیر کیلئے قائم کیا ہے اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان اقوام کو ہدایت عطا کرے جن کے غلط فیصلے آج تمام بنی نوع انسان کیلئے خطرہ بن سکتے ہیں اور خدا کرے کہ ان میں یہ فراست پیدا ہو جائے کہ خود فیصلے کرنے کی بجائے اپنے رب کے فیصلوں پر راضی ہو جائیں اور اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور اس طرح وہ بنی نوع انسان کو ہلاکت سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں ورنہ یہ سوچ کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ انسان خود اپنے ہاتھ سے خدائی عطا کو غلط استعمال کرتے ہوئے کس قدر ہلاکتوں کے دروازے اپنے اندر کھول رہا ہے"۔

(الفضل ۳ر مارچ ۱۹۶۷ء)

پھر ہماری بدرجہ اولیٰ یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ہم تمام اسلامی ملکوں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی مشکلات دور ہونے اور انکی فلاح و بہبود اور ترقی کی راہیں ہموار ہونے اور ان کے راہِ سداد پر گامزن ہو کر اس پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے کے لئے دعائیں کریں۔ آج اسلامی ممالک گوناگوں اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرے ہوئے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کی اپنی بے عملی اور بے راہروی کی وجہ سے وہ دن بدن نکبت و ادبار کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ خدا جس نے ہمیں راہ سداد پر از سر نو قائم کر کے دعا کی تاثیر اور قوت پر زندہ ایمان عطا کیا ہے اُس کی طرف سے ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بدرجہ اولیٰ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سب مشکلات دور فرمائے انہیں دنیا میں سربلندی اور سرفرازی عطا کرے اور انہیں دشمنوں کی ایذا رسانیوں اور مخالفانہ سازشوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ترقی کی راہوں پر گامزن کرے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں حقیقی اسلام کی طرف لوٹنے اور مسلمانوں کی فلاح و نجاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ تقدیر سے ہم آہنگی اختیار کرنے کی توفیق عطا کرے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے احیاء و غلبۂ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور سربلندی و سرفرازی کی غرض سے مبعوث کیا ہے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ ہم ان کے سلوک اور طور و طریق سے بے نیاز ہو کر ان کے لئے دن رات دعاؤں میں مصروف رہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا:-

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار :: کآخر کنند دعویٔ حُبِّ پیمبرمؐ

حضور علیہ السلام نے خود بھی ان کے لئے دن رات دعائیں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی چنانچہ انہیں مخاطب کر کے فرمایا:-

اے قومِ من بلطفِ نظر سوئے خویش دار :: تا دستِ خود بعجز زِ بہرِ تو گسترم

پھر ہمارے لئے یہ بھی ضروری اور از بس ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ کی طرح جذبۂ حبِّ وطن سے سرشار ہو کر پاکستان کی حفاظت، اسکی سالمیت کی بحالی اور اسکی تعمیر و ترقی اور اس کی مضبوطی و استحکام اور اس کی تائید و نصرت اور ظفر مندی کے لئے دعاؤں سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں کیونکہ جیسا کہ احباب کو علم ہے پاکستان آجکل نہایت نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ جو مشکلات اسکی راہ میں حائل کر دی گئی ہیں وہ اس امر کی متقاضی ہیں کہ ہم دن اور رات اپنے وطن کی حفاظت اور اسکی تعمیر و ترقی کے لئے دعائیں کریں اور کبھی اور کسی حال میں بھی اس بارہ میں غفلت سے کام نہ لیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اوّل دن سے ہی احباب جماعت کو تمام بنی نوعِ انسان کے لئے بالعموم اور دنیا بھر کے مسلمانوں اور پاکستان کیلئے بالخصوص دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلاتے چلے آ رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کے پُر معارف خطبات اور نہایت درجہ اثر انگیز تقاریر اسپر گواہ ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ کی ان پُر زور تلقینوں اور بار بار کی تحریکوں کے نتیجہ میں احباب دعاؤں کے ضمن میں اپنی اس نہایت اہم ذمہ داری سے غافل نہیں ہیں اور انکا ہر ہر لمحہ دعاؤں میں ہی گزرتا ہے۔ ہم نے سطور بالا میں جو کچھ عرض کیا ہے وہ محض یاد دہانی اور حصول ثواب کی نیت سے کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی اس ذمہ داری کو پورے تعہد اور عزم و ہمت سے نبھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور پھر محض اپنے فضل سے ہماری دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نواز کر دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی و سرفرازی کے غیر معمولی سامان فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظامِ خلافت کی برکات

(مکرم مولوی رفیق احمد سعید صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوہاٹ)

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد فدائیانِ مسیح کی حالت بالکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی مصداق تھی "کہ جب اللہ تعالیٰ کے مامور وفات پاتے ہیں تو مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں" (الوصیت) حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس حقیقت کا یوں نقشہ کھینچا ہے "دنیا کے لئے یہ ایک بڑے زلزلے سے کم نہیں تھا... اس خبر نے جماعت کو گویا غم سے دیوانہ کر دیا۔ دنیا ان کی نظر میں اندھیر ہو گئی ہر دل غم سے پھٹا جاتا تھا اور ہر آنکھ اپنے محبوب کی جدائی میں اشکبار تھی اور ہر سینہ سوزشِ ہجر سے جل رہا تھا... اکثر ایسے تھے کہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے تھے" (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۸۵-۱۸۶)

یہ تو اندرونی حالت تھی بیرونی کیفیت یہ تھی کہ ہر طرف مخالفت زوروں پر تھی اور لوگ برملا اس امر کا اظہار کر رہے تھے کہ یہ جماعت اب ہمیشہ کے لئے (نعوذ باللہ) نابود ہو جائے گی۔ اور اس کا کوئی نام لیوا نہ رہے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ استخلاف کے مطابق جماعت کو حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور خوف کی حالت امن و سکینت میں بدل گئی چنانچہ آپ کی خلافت کا اعلان سلسلہ کے جریدہ بدر نے ان الفاظ میں کیا "حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا... اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی... بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔" (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

خلافت کی ایک بڑی غرض قوم کو افتراق سے محفوظ رکھنا ہے اور مختلف قوتوں کو اشاعت دین کے لئے صحیح رنگ میں بروئے کار لانا ہے۔ اگر کسی قوم کا کوئی واجب الاطاعت امام نہ ہو تو اس کی حیثیت ان بھیڑوں سے زیادہ نہیں ہو سکتی "جو ہر وقت بھیڑئیے کے حملہ کی زد میں ہوتی ہیں"۔ بالفاظ دیگر شیرازہ بندی اور مرکزیت قومی ترقی کی اساس ہیں۔ لیکن لامرکزیت قوم کی تباہی کے گڑھے پر لا کر دھکیل دینے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک مرتبہ نہایت لطیف پیرایہ میں اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"اختلاف جہاں بہت ہی مفید ہے وہاں باوجود اختلاف کے وحدت کے نظام کو چاہتا ہے تب یہ نتیجہ خیز اور مثمر ثابت ہو سکتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں ایک دوات ہے وہ میرے سامنے پڑی ہے۔ جاپان یا انگلینڈ یا امریکہ سے بن کر آئی ہے۔ وہ الگ ہے۔ پھر سیاہی اور اس کے اجزاء کو دیکھو جب تک باہم مل کر متحد نہیں ہو گئے اس سیاہی میں لکھنے اور نقش پذیر ہونے کی طاقت نہیں۔ پھر قلم ہے۔ اس میں آہنی کل کے قلم کو مدنظر رکھ کر دو تین جز دیکھو ایک لکڑی ہے کچھ لوہا ہے یہ اجزا اگر باہم نہ ملیں تو قلم نہیں بن سکتی پھر قلم بھی ہو سکتی اگر سیاہی کے ساتھ تعلق نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں پھر قلم کسی شخص کے ہاتھ میں ہو اور وہ ہاتھ اس کو اس کی دوات تک لے جائے اور پھر اس سیاہی سے کاغذ پر کچھ لکھے۔ کاغذ کے مختلف اجزا کو دیکھو اور غور کرو پھر لکھنے کے لئے ہاتھ کی جنبش اور آنکھ کی بصارت اور دماغ کی قوتِ متفکرہ سے کام نہ لیا جائے تو کچھ بھی نہیں۔ ان تمام پراگندہ چیزوں پر غور کرو۔ پھر ان کے اتحاد کو دیکھو وہ حالت منتشر کب کچھ مفید ہو سکتی تھی؟ کچھ بھی نہیں لیکن جب ان میں اتحاد اور ارتباط ہوا۔ اور ایک مرکز پر جمع ہو گئیں تو اس سے کیا ہی اعلیٰ نہایت نفیس تحریر پیدا ہو گئی۔ یہ مضمون بجائے خود بڑا وسیع مضمون ہے۔ اور اس پر مختصر نہایت مختصر الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ نظامِ عالم کی رونق اختلاف سے ہے جب وہ اختلاف ایک مرکز پر متحد ہو اپنے وجود پر غور کرو کس قدر مختلف چیزوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن ان مختلف چیزوں کا اجتماع ایک خوبصورت بن گیا ہے ... ... یہ خوب یاد رکھو کہ کثرت میں وحدت کی ضرورت ہے جب تک وحدت نہ ہو کثرت مفید نہیں ہو سکتی۔" (بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

غرض قوم کے اتحاد کو مستحکم کرنے اور اس کے اندر وحدت اور یکجہتی کی روح قائم رکھنے کے لئے خلافت ایک نہایت ہی بابرکت نظام ہے جسے اللہ تبارک تعالیٰ نبی کی وفات کے بعد جاری فرماتا ہے اور اس کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ روحانی عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے جس کی تعمیر کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنا مامور مبعوث کیا ہے حضرت سید محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

"امام وقت سے سرکشی اور روگردانی اس کے ساتھ گستاخی ہے اور اس کے ساتھ بلکہ خود رسول کے ساتھ ہمسری ہے اور خصومت بلکہ خود رب العزت پر اعتراض ہے کہ ایسے ناقص شخص کو کامل شخص کی نیابت کا منصب عطا ہوا۔ الغرض اس کے قرب کے بغیر تقرب الٰہی محض خلل اور وہم ہے اور ایک خیال ہے جو سراسر باطل اور محال ہے" (منصب امامت صفحہ ۷۸)

خلافت راشدہ کی برکات میں سے ایک برکت یہ ہے کہ اقامۃ الصلوٰۃ صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی خلفاء ہی حقیقۃً میں اقامۃ الصلوٰۃ صحیح معنوں میں قائم کر سکتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ آیت استخلاف کے بعد فرماتا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (سورۃ نور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے پہلے خلافت کا وعدہ کیا ہے اور پھر فرمایا ہے کہ ان کا فرض ہو گا کہ وہ نمازیں قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اقامت الصلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور زکوٰۃ کی ادائیگی بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام تھا۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو اہل عرب کے کثیر حصہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ حکم صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھا بعد کے خلفاء کے لئے نہیں۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے ان کے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا اور فرمایا کہ اگر یہ اونٹ کے گھٹنے کو باندھنے والی ایک رسی بھی زکوٰۃ میں دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے جنگ جاری رکھوں گا اور اس وقت تک بس نہیں کروں گا جب تک ان سے اسی رنگ میں زکوٰۃ وصول نہ کر لوں جس رنگ میں وہ رسول کریمؐ کے زمانہ میں ادا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس مہم میں کامیاب ہوئے اور زکوٰۃ کا نظام پھر جاری ہو گیا۔ جو بعد کے خلفاء کے زمانہ میں بھی جاری رہا۔ مگر جب سے خلافت جاتی رہی مسلمانوں میں زکوٰۃ کی وصولی کا بھی نظام نہ رہا" (خلافت راشدہ صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

خلفاء کرام نے نماز کی تمام جزئیات و خصوصیات کے قائم رکھنے کے لئے جو انتظامات کئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت عمرؓ نے تمام عمال کے نام ایک فرمان لکھا جس میں نماز کے اوقات کی تفصیل فرمائی اور ان کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ اس فرمان کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں۔ ان اھم امورکم عندی الصلوٰۃ فمن حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع (موطا امام مالک) یعنی میرے نزدیک تمہارا اہم کام نماز ہے جس شخص نے اس کی محافظت کی اس نے دین کی محافظت کی اور جس شخص نے اس کو ضائع کر دیا وہ اس کے سوا اور چیزوں کو بھی ضائع کر دے گا۔ آخر میں نماز عشاء کا وقت لکھ کر اس کے ساتھ یہ فقرے لکھے فمن نام فلا نامت عینہ فمن نام فلا نامت عینہ فمن نام فلا نامت عینہ (موطا امام مالک کتاب وقوت الصلوٰۃ)

ابو الکلام آزاد لکھتے ہیں "پانچ وقت کی حیات نماز میں جماعتی نظام کا پورا پورا نمونہ مسلمانوں کو دکھلا دیا گیا کیونکہ نماز ہی وہ عمل عظیم ہے جو اسلام کے تمام عقائد و اعمال کا جامع ترین نمونہ ہے۔ کس طرح سینکڑوں ہزاروں منتشر افراد مختلف صفوں، مختلف جگہوں، مختلف شکلوں اور مختلف لباسوں میں آتے ہیں لیکن ایک صدائے تکبیر سب کے انتشار کو ایک کامل اتحادی جسم کی صورت اختیار کر لینا ہے۔ سب کے وجود ایک ہی صف میں جڑے ہوئے سب کے کاندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے سب کے قدم ایک ہی سیدھ میں سب کے چہرے ایک ہی جانب قیام کی حالت ہے تو سب ایک جسم واحد کی طرح کھڑے ہیں جھکاؤ ہے تو تمام صفیں یک قلم جھکی ہوئی ہیں ظاہر کے ساتھ باطن بھی اللہ اکبر سے معمور ہے آگے صرف ایک ہی وجود امام کا نظر آتا ہے جس کے اختیار میں جماعت کے تمام اعمال و حرکات کی باگ ہوتی ہے جب چاہتا ہے سب کو جھکا دیتا ہے جب چاہتا ہے سب کو اٹھا دیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت یہ ہے کہ اقامۃ الصلوٰۃ
اگر ایک نظام کے تحت ہی صحیح معنوں میں
ادا ہو سکتی ہے تو وہ خلافت کا نظام ہے
نظام خلافت کی برکات میں سے ایک
برکت یہ ہے کہ اطاعت رسول بھی صحیح معنوں
میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ حضرت
خلیفۃ الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

"پس درحقیقت اقامۃ الصلوٰۃ
بھی بغیر خلیفہ کے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح
اطاعت رسول بھی جس کا اطیعوا اللہ
و اطیعوا الرسول کے الفاظ میں ذکر ہے
خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی کیونکہ رسول کی
اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ
سب کو وحدت کے ایک رشتہ میں پرو
دیا جائے یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے
اور آجکل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔
صحابہ بھی روزے رکھتے تھے اور آجکل کے
مسلمان بھی روزے رکھتے ہیں۔ صحابہ بھی حج کرتے
تھے اور آجکل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں
پھر صحابہؓ اور آجکل کے مسلمانوں میں کیا فرق
ہے۔ یہی فرق ہے کہ وہ اس وقت نمازیں
پڑھتے تھے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہ کہتے تھے کہ اب نماز کا وقت آ گیا ہے وہ
اس وقت روزے رکھتے تھے جب
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے
کہ اب روزوں کا وقت آ گیا ہے وہ اس
وقت حج کرتے تھے جب محمد رسول اللہ
علیہ وسلم یہ کہتے تھے کہ اب حج کا وقت
آ گیا ہے اور گو وہ نماز اور روزہ اور حج
وغیرہ عبادات میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ
کے احکام پر عمل کرتے تھے مگر ان کے ہر
عمل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
اطاعت کی روح جھلکتی تھی۔ جس کا یہ فائدہ
تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جب
بھی کوئی حکم دیتے صحابہؓ اسی وقت اس
پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے لیکن
یہ اطاعت کی روح آجکل کے مسلمانوں
میں نہیں۔ مسلمان نمازیں بھی پڑھیں گے
مسلمان روزے بھی رکھیں گے۔ مسلمان حج بھی
کریں گے۔ مگر اُن کے اندر اطاعت کا
مادہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام
خلافت کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس
جب بھی خلافت ہو گی۔ اطاعت رسول
بھی ہو گی (خلافت راشدہ صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس مبارک ارشاد من یطع الامیر
فقد اطاعنی و من یعص الامیر
فقد عصانی (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء)
کے ہوتے ہوئے امام وقت (خلیفہ) کی
اطاعت ضروری ہے ورنہ صحیح رنگ میں
آنحضرتؐ کی اطاعت بھی ناممکن ہے۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں
بعض شوریدہ سر عناصر نے خلافت کے
خلاف بغاوت کی تو اس پر حضرت
حنظلۃ الکاتب نے چند اشعار کہے
جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

عجبت لما یخوض الناس فیہ
یرومون الخلافۃ ان تزولا
ولو زالت لزال الخیر عنہم
ولاقوا بعدھا ذلا ذلیلا
وکانوا کالیہود او النصاریٰ
سواء کلہم ضلوا السبیلا

یعنی مجھے تعجب ہے کہ لوگ کن باتوں میں
الجھ رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ خلافت
زائل ہو جائے۔ مگر خلافت زائل ہو گئی
تو یہ لوگ ہر قسم کی برکت سے محروم
ہو جائیں گے اور بعد ازاں انتہائی
طور پر ذلیل ہو جائیں گے۔ پھر وہ
یہود و نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے
اور راہ حق سے بھٹکنے میں سب برابر
ہوں گے۔
(تاریخ ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۴۳)

نظام خلافت کی برکات میں سے
ایک برکت اشاعت اسلام کا اکناف
عالم میں پھیلانا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح
الثانیؓ نے ایک دفعہ نظام خلافت کی
اہمیت بیان کر کے اس تبلیغ اسلام
کو بطور مثال پیش فرمایا تھا جو اس
زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ اکناف عالم
میں ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

دیکھو ہم ساری دنیا میں تبلیغ
اسلام کر رہے ہیں۔ مگر تم نے کبھی
غور کیا کہ یہ تبلیغ کس طرح ہو رہی
ہے۔ یہ تبلیغ محض خلافت کی وجہ
سے ہو رہی ہے۔ ایک مرکز ہے
جس کے ماتحت وہ تمام لوگ جن
کے دلوں میں اسلام کا درد ہے
اکٹھے ہو گئے ہیں اور اجتماعی طور
پر اسلام کے غلبہ اور اس کے احیاء
کے لئے کوشش کر رہے ہیں وہ بظاہر
چند افراد نظر آتے ہیں۔ مگر ان میں
ویسی قوت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ
بڑے بڑے اہم کام سرانجام
دے سکتے ہیں۔ جس طرح آسمان سے
پانی قطروں کی صورت میں گرتا ہے
پھر وہی قطرے دھاریں بن جاتے
ہیں اور وہی دھاریں ایک بہنے والے
دریا کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اسی
طرح ہمیں زیادہ سے زیادہ قوت
اور شوکت حاصل ہوتی اور چلی
جاتی ہے ورنہ ہمارے احمدی
جہاں تک ہمیں معلوم ہے پاکستان
اور ہندوستان میں اڑھائی تین لاکھ
سے زیادہ نہیں اور مسلمان ساری
دنیا میں ۶۰ کروڑ ہیں۔ ساٹھ کروڑ
اور اڑھائی تین لاکھ کا آپس میں کوئی
بھی نسبت نہیں اس کے معنے یہ ہیں
کہ وہ ہم سے دو ہزار چار سو گنے
زیادہ ہیں اور پھر یہ زیادتی تو
تعداد افراد کے لحاظ سے ہے
مالی طاقت اور وسعت کو دیکھا
جائے تو وہ ہم سے کئی گنا بڑھ
کر ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن اگر ان
کی طاقت) وہ گنتی بھی فرض کی جائے
تب بھی وہ اڑھائی لاکھ بھی خرچ نہیں
کرتے اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے تمہیں خلافت کی نعمت
عطا کی ہے جس سے وہ لوگ محروم
ہیں اس خلافت نے تھوڑے سے
احمدیوں کو بھی جمع کر کے انہیں ایسی
طاقت بخشی ہے جو منفردانہ طور
پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔
(الفضل ۴ر مارچ ۱۹۵۱ء)

یہی وہ برکات ہیں جن کے حصول
کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ
نے ۱۴ر جنوری ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ
کے سالانہ جلسہ کے موقع پر
جماعت کے تمام افراد کو کھڑے
کر کے اُن سے یہ عہد لیا کہ ہم نظام
خلافت کی حفاظت اور اسکے استحکام
کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے
اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت
سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات
سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے
رہیں گے۔ تاکہ قیامت تک سلسلہ احمدیہ
کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے
اونچا لہرانے لگے۔
(الفضل ۱۴ر فروری ۱۹۶۰ء)

اب ہمارا یہ فرض ہے کہ جو عہد ہم حضور
کے ساتھ کیا تھا۔ اسے صدق دل سے
نبھانے کی کوشش کریں خلافت کے نظام
ہی ایک بابرکت نظام ہے اور خلافت
کے ساتھ وابستہ رہنے میں کامیابی ہے
یہ محض ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ
اس نے ہم کو اپنے کثیر انعامات سے
نوازا ہے۔ کہ مرکز ایک۔ مقصد ایک
مسلک ایک۔ منزل ایک۔ نظام اور امام
ایک ہے۔

دعا ہے کہ وہ دوست جو اس منزل سے
بھٹک چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کامل عقل
اور صحیح سمجھ عطا فرمادے۔ تا وہ بھی خلافت
کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اور نظام
خلافت کی برکات سے مستفیض ہو
سکیں۔

انصار اللہ کے امتحان کا بنیادی نصاب

گذشتہ سال شوریٰ انصار اللہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اقل ترین معیار کا ایک بنیادی نصاب ایسا تیار ہونا چاہیئے جس پر سب اراکین کو عبور حاصل ہو۔ اور ہر رکن سے اس کا امتحان لیا جائے اس سلسلہ میں سب کمیٹی تعلیم مقرر کی گئی تھی تاکہ وہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنا سکے۔ اس سب کمیٹی نے اقل ترین معیار کی تعیین کی۔ اور ایک ڈھانچہ تجویز کیا جس کے مطابق نصاب تیار ہو۔ الحمد للہ کہ سب کمیٹی کی تجاویز کے مطابق تفصیلی نصاب تیار ہو گیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے

۱۔ فقہ سے متعلق روزمرہ کے ضروری مسائل

۲۔ بدرسوم کی تفصیل اور ان سے متعلق ضروری ہدایات

۳۔ اختلافی مسائل۔ ہر مسئلہ سے متعلق متعدد آیات با ترجمہ نصاب میں رکھی گئی ہیں۔ کم از کم ایک آیت با ترجمہ زبانی یاد ہونی چاہیئے اور اس سے استدلال آنا چاہیئے۔

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے راشدینؓ سے متعلق موٹے موٹے تاریخی حقائق۔

اس نصاب کی طباعت اور اشاعت بصورت رسالہ زیر غور ہے۔ غالباً یہ درسی کتب سائز کے ۲۵۰۔۔۔ ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا اور اس کی لاگت فی کاپی ڈیڑھ روپیہ ہو گی۔ تمام مجالس کو چاہیئے کہ وہ اپنی مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اپنے ضلع کے ناظم صاحب انصار اللہ کو اطلاع دیں تاکہ اس کے مطابق طباعت کا انتظام کیا جائے جہاں تک ممکن ہے ہر ایک رکن تک رسالہ پہنچنا چاہیئے تاکہ اس کی تیاری میں سہولت ہو سکے

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

ماہ اپریل میں جن اصحاب نے امداد درویشان کے لئے جو عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔

(ناظر خدمت درویشان)

مکرم شیخ عزیز احمد صاحب	لائل پور شہر	۵،۰۰	روپے
" محمد عیسیٰ صاحب زیروی	راجہ جنگ لاہور	۱،۰۰	روپے
" چوہدری غلام حسین صاحب	پسرور	۵،۰۰	روپے
" محمد حنیف صاحب قمر جماعت احمدیہ ملتان		۵،۰۰	روپے
" ملک نصیر الدین صاحب جماعت احمدیہ مسعد		۱،۰۰	روپے
" نصیر احمد صاحب آنبہ کالیہ (شیخوپورہ)		۱۰،۰۰	روپے
" مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی		۱۰،۰۰	روپے
" عبدالحق صاحب	" راولپنڈی	۱۰،۰۰	روپے
" چوہدری نور احمد خان صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور			
" عبدالستار صاحب	کمن آباد	۱،۰۰	روپے
محترمہ حلیمہ توقیر صاحبہ	کمن آباد	۵۰،۰۰	روپے
مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب دہلی دروازہ	لاہور	۲،۰۰	روپے
محترمہ والدہ شیخ عبدالرشید صاحب	ربوہ	۱۰۰،۰۰	روپے
مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب ولد خواجہ عطاء اللہ صاحب کوٹ مومن		۲۰،۰۰	روپے
" مظفر احمد صاحب فری ٹاؤن سیرالیون مغربی افریقہ		۱۰۰،۰۰	روپے
" ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد بجانب محمد حسین صاحب		۱۵،۰۰	روپے
" محمد علی خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ		۱۰،۰۰	روپے
" عنایت اللہ صاحب بھٹی " "	اوکاڑہ	۱۱،۰۰	روپے
بجانب شیخ فضل دین عبدالحلیم صاحبان			
" عبداللطیف صاحب اوچ شریف ضلع بہاولپور بجانب محترمہ کلثوم صاحبہ		۳۵،۰۰	روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (لجنہ فاٹ لوپڈ)	ربوہ	۵،۰۰	روپے
" مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	ربوہ	۵،۰۰	روپے
" مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب جماعت احمدیہ	کراچی	۱۰،۵۰	روپے
" ملک غلام محمد صاحب مال دار گھالکی ضلع ملتان		۵،۰۰	روپے
" محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشیر آباد سندھ		۱۰،۰۰	روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ بجانب محترمہ رضیہ اختر صاحبہ کھرپا ضلع سیالکوٹ		۱،۰۰	روپے
" سید ظہور احمد شاہ صاحب ذخیرہ ضلع بہاولنگر		۱۰،۰۰	روپے
" عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ		۲۰،۰۰	روپے
بجانب شیخ فضل محمد، نذیر احمد صاحبان			
" مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی		۱۰۰۰،۰۰	روپے
(چوہدری رشید احمد کاہلوں)			
ایک دوست بذریعہ وکیل المال تحریک جدید	ربوہ	۵۰،۰۰	روپے
" طفیل نسیم صاحب معرفت نسیم میڈیکل ہال سانگلہ ہل		۱،۵۰	روپے
" محمد اکرم صاحب محاسب	گوجرانوالہ	۷،۰۰	روپے
" خلیل احمد صاحب مبشر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ		۲،۰۰	روپے
" ڈاکٹر محمد حنیف صاحب بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باندھی ضلع نواب شاہ سندھ (حصہ پیر بخش صاحب)		۲۶،۰۰	روپے
" بشیر محمد صاحب کرم پورہ ضلع شیخوپورہ		۱،۰۰	روپے

ہفتہ تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۲ر جولائی سے ۸ر جولائی تک تمام مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ تعلیم و تربیت منائیں۔ تفصیلی پروگرام تمام مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جا چکا ہے۔ تمام قائدین سے گذارش ہے کہ اس تفصیلی پروگرام کی روشنی میں ہفتہ تعلیم و تربیت منائیں۔ اور ہفتہ کے اختتام پر اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز کو بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیز ملک محمود احمد صاحب بی اے کے نکاح کا اعلان عزیزہ عطیہ ملک ایف اے سی ٹی بنت ملک نذیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم و محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ۲۳ر اپریل کو گڑھی شاہو میں فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے رشتہ کو جانبین کے لئے دین و دنیا کے لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(ملک منور احمد جاوید قائد علاقہ ضلع لاہور)

ضروری تصحیح

(محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

گذشتہ ماہ اپریل میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا جس کی مختصر روداد الفضل میں پہلے شائع ہو چکی ہے اس سلسلے میں ایک تصحیح درج ذیل کی جاتی ہے۔

سالانہ اجتماع کے موقع پر لجنہ مرکزیہ کی طرف سے جس لجنہ کی زیادہ ممبرات مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کریں اسے شیلڈ بطور انعام دیا جاتا ہے دو تین برس سے یہ شیلڈ لجنہ مقامی ربوہ کو دی جا رہی ہے چونکہ جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات کی اکثریت سیکرٹری لجنہ جامعہ نصرت ربوہ رشیدہ درد صاحبہ کی وجہ سے مقابلہ جات میں یہ پوزیشن حاصل کرتی رہی ہے اس لئے لجنہ مقامی ربوہ نے جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر رشیدہ درد صاحبہ کو یہ ٹرافی کالج میں رکھنے کے لئے بطور انعام دی تھی تاکہ طالبات کو اپنی مساعی کا علم ہو سکے غلطی سے رپورٹ میں ناصرات کی شیلڈ چھپ گیا ہے جو درست نہیں ہے۔ اس جلسہ میں ناصرات کو انعامات نہیں تقسیم کئے گئے تھے۔

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ماہ جون گذر چکا ہے۔ قائدین کرام اپنی مجلس کا چندہ جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ابن الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی مضروب ٹانگ میں کمپلیکیشن کے باعث بے حد بے چینی اور درد ہے۔ عزیز موصوف کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز برخوردار ولی الرحمٰن نعیم جو عرصہ سے بیمار رہا ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے امسال امتحان بھی دیا ہے اس کی صحت کے لئے اور امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ربوہ)

۲۔ میرے لڑکے عزیزم عبدالمالک ایم اے اکنامکس نے اعلیٰ ملازمت کے لئے بعض انٹرویو دیئے ہیں۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (عبدالرحمٰن صابر گوجرانوالہ)

۳۔ میرا گلا خراب ہے ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے جس ایک سال کے علاج سے افاقہ ہے الرحیم نے میری زندگی وقف کی ہوئی ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور والدین کی امیدوں پر پورا اترنے کی توفیق بخشے (رانا بشارت احمد ... جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں سکیم کے تحت مغربی افریقہ میں احمدی ڈاکٹروں کی طبی خدمات

خدائی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات

۱۔ مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب انچارج احمدیہ نصرت جہاں کلینک ... بو۔ سیرالیون لکھتے ہیں :-

الحاج پاکستان میں بھی میرے مریض اکثر صحت یاب ہو جاتے تھے۔ لیکن یہاں آ کر تائید الٰہی کے بے شمار مواقع ظاہر ہوئے مثلاً ایک نہایت لاغر بے کس مریض جسے STIANGULATED HERNIA لاحق ہو گئی تھا۔ اور جس کا اپریشن بغیر توکل علی اللہ کے کرنا محال تھا خاکسار نے نہایت جانفشانی سے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپریشن کیا۔ اگلے ہی روز یہ مریض خود اٹھ کر بیٹھنے لگا تیسرے دن چلنا شروع کیا اور کل نویں دن اس کا زخم مندمل ہو جانے پر ٹانکے نکال دیئے گئے۔ اب وہ نہایت مستعدی سے چل پھر سکتا ہے۔

۲۔ یہاں سے ملحقہ علاقہ کا ایک چیف جو کہ دل کے عارضہ سے قریب المرگ تھا اب تقریباً مکمل صحت یاب ہو چکا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اگر میں (خاکسار) یہاں نہ ہوتا تو وہ ضرور مر جاتا۔ میں نے اسے بتایا کہ شفا تو اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور وہ بھی اور ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔

۳۔ پچھلے دنوں ایک چھ ماہ کا بچہ دم واپسیں لیتا ہوا میرے پاس لایا گیا۔ ظاہراً کچھ امید نہ تھی۔ مگر اللہ کا نام لے کر اسے چند ایک ادویات دیں اور شام کو بچہ پھر دکھانے کو کہا۔ بچہ شام کو نہ لایا گیا۔ میں نے سمجھا کہ بچہ ختم ہو چکا ہو گا۔ مگر اگلی صبح بچہ کا باپ اور اس کے بعد اس کی والدہ مع بچہ آئے۔ بچہ نقاہتی ہوش و حواس بلکہ خاصا تندرست نظر آیا۔ اس کے بعد مزید دو ایک دن میں علاج کے بعد بچہ تندرست ہو گیا۔

لوگوں کا یقین ہے کہ اگر جیتے جی مریض ہمارے کلینک میں پہنچ جائے تو یقیناً صحت یاب ہو جاتا ہے۔ سخت سے سخت مریض کو ہمارا مہربان خدا دنوں میں شفا یابی عطا کر دیتا ہے“

ڈاکٹر اسلم جہانگیری صاحب انچارج احمدیہ نصرت جہاں کلینک داجوجو سیرالیون لکھتے ہیں :-

”جس جگہ میں پرائیویٹ کلینک کرتا ہوں وہاں اکثر ایک مریض میرے پاس آتا۔ مگر ہمیشہ یہی کہتا کہ میں نے بہت علاج کرایا ہے۔ مگر شفا نہیں ہوئی اس لئے اب زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے اس کا معائنہ کر کے اس کو تسلی دی اور کہا کہ اب انشاء اللہ خدا تعالیٰ تمہیں شفا دے گا۔ یہ الفاظ میں نے کچھ ایسے وثوق سے کہے کہ اس نے یقین کر لیا اور میری ہدایت کے مطابق جو دوا میں آ کر رہائش اختیار کر لی۔ میں نے خصوصی طور پر اس کے لئے دعا بھی شروع کر دی اور ساتھ ہی علاج بھی۔ میں حیران ہو گیا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اس میں اتنی امپرومنٹ ہوئی کہ مجھے اس کے صحت یاب ہونے کا پورا یقین ہو گیا۔ علاج ایک ماہ تک جاری رہا جس کے بعد وہ بالکل صحت یاب ہو چکا تھا۔

جب وہ مجھ سے رخصت لینے آیا تو فرط مسرت سے میری آنکھیں بھیگ گئیں اور اس کے چہرے پر اتنے شکر کے جذبات تھے جو مجھے اس سے قبل دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ یہ ساری برکات اس جذبہ خدمت کی ہیں۔ جو ہم ساتھ لے کر وطن سے آئے ہیں۔ اب بھی وہ مریض جب میرے پاس شکریہ ادا کرنے آتا ہے تو اس کے جذبات کی کیفیت قابل دید ہوتی ہے۔ میں اسے کہا کرتا ہوں کہ جاؤ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ جس نے تمہیں شفا دی ہے میں تو اس کا ایک عاجز بندہ ہوں۔“

(مرسلہ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

درخواست دعا

میرا بچہ عمر ۵ سال عرصہ دو سال سے فالج کی وجہ سے بیمار ہے جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے اسکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبدالرحمٰن کمری۔ سندھ)

اِعلانِ نکاح

مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۷۲ء کو میری بیٹی عزیزہ کا انشال بنت چوہدری نصیر احمد صاحب منہاس مرحوم کا نکاح عزیزم نعیم احمد صاحب بی کام ابن چوہدری عنایت الٰہی صاحب گلگشت کالونی ملتان کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر محترم چوہدری عبدالستار صاحب نے مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ عزیزہ انشال مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حقانی مرحوم کی پوتی ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین (صالحہ منہاس ۶۹ ڈی گلبرگ لاہور)

فضل عمر درس القرآن کلاس برائے طالبات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لڑکیوں کے لئے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۵ جولائی سے شروع ہو رہی ہے اس لئے جو بچیاں اس میں شمولیت اختیار کرنا چاہتی ہیں وہ ۱۴ کی شام تک پہنچ جائیں اس سال ہم نے داخلہ کے فارم نہیں چھپوائے ہیں اس لئے سادہ کاغذ پر اپنی درخواست لکھ کر دفتر لجنہ میں ارسال کریں جس پر نام ولدیت تعلیم پہلے کتنے سال کلاس میں پڑھا ہے۔ درج ہو۔ نیز یہ بھی کہ رہائش لجنہ کے زیر انتظام ہو گی یا ذاتی طور پر آنے والی بچی اپنے ساتھ ایک پلیٹ ایک پیالی چارپائی اور گلاس لے کر آئے۔ نیز مندرجہ ذیل کتب بھی ساتھ لائے۔

۱۔ قرآن مجید ۲۔ دعوت الامیر ۳۔ چالیس جواہر پارے ۴۔ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تمام لجنات کی صدروں کو چاہیئے کہ تحریک کر کے طالبات کی فہرستیں مع کوائف بھجوائیں نیز یہ بھی کہ وہ کب پہنچیں گی۔

کم از کم مڈل پاس طالبہ اس کلاس میں آسکتی ہے بڑی خواتین اگر آئیں تو بچے ساتھ نہ لائیں۔ لڑکیاں بھی اپنے چھوٹے بہن بھائی ساتھ نہ لائیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

برادرم محترم میاں محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لاہور کے بڑے بھائی مکرم محمد احمد صاحب ابن حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم آف نیلہ گنبد لاہور جمعہ ۲۳ر جون ۱۹۷۲ء کو میو ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ وفات سے ایک روز پہلے شام کو بیماری کا ایک اور شدید حملہ ہوا۔ جس پر فوری طور پر ان کو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا جہاں ضروری طبی امداد دی گئی لیکن جانبر نہ ہو سکے اور علی الصبح اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اسی روز شام کو چھ بجے باغ نیلہ گنبد میں نماز جنازہ ہوئی۔ جس میں محترم امیر صاحب، محترم نائب امیر صاحب اور مجلس عاملہ کے دیگر اراکین کے علاوہ احباب جماعت نے کثرت کے ساتھ شرکت کی نماز جنازہ محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے پڑھائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان اور عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(مبارک محمود پانی پتی۔ رام گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۸۔ لاہور)

۲۔ میری والدہ ماجدہ اہلیہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب ابو جلیبی مورخہ ۲۹/۶/۷۲ وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نیک پاکباز اور غرباء سے حسن سلوک کرنے والی خاتون تھیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے اعلیٰ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز اللہ تعالیٰ ہم پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا پر چلنے والے بنائے آمین (محمد شریف خان لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷